







# ادارتی صفحہ

## EDITORIAL

### امن مذکرات اور توقعات

پاکستان اور قزاقی تاشقند میں اوتار کے روس سٹور لینڈ میں امریکہ اور ایران کے تکنیکی مذاکرات 17 جون کو فریقین میں طے پانے والی معاہدہ مباحثہ یادداشت' جسے اسلام آباد میڈیوم پوز میں نام دیا گیا ہے۔ یہ مذاکرات کے بعد پہلی براہ راست ملاقات تھی۔ مذاکرات کا یہ دور خوشگوار ماحول میں ہوا اور فریقین کی جانب سے پاکستان کی عسکری اور سیاسی قیادت کے تاشقند کردار کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا۔ امریکی نائب صدر بے ڈی وینس کے خوشگوار قبضے تادیب یاد رکھے جانے کے جنہوں نے قبضہ مارشل سید عام مینیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی بہترین لیڈر شپ کے بغیر ہم یہاں موجود نہ ہوتے۔ امریکی نائب صدر نے ایران کے ساتھ مذاکرات کو تاریخی قرار دیا اور کہا کہ امریکہ ایران کے ساتھ باہمی تبادلہ کیلئے تیار ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ سفارتکاری اور باہمی تعاون کے ذریعے مشرق وسطیٰ کو بدلنے کے مقصد کے ساتھ متفق ہے۔ ان کے خیالات کے ساتھ فریقین میں جہاں سب مل کر امن اور خوشحالی کو فروغ دے سکیں۔ ان جذبات کے ساتھ مذاکرات کے تکنیکی دور کا آغاز خوش آئند اور علاقائی اور عالمی امن کیلئے نہایت اہم ہے۔

بے ڈی وینس نے ریب نصف صدی سے امریکہ اور ایران میں سفارتی تعلق ختم کرنے کے اس کے اثرات دونوں جانب موجود ہیں مگر ان تین ماہ سے پاکستان کی امن اور تاشقند کو کوششوں کے نتیجے میں دونوں فریق خاص حد تک قریب آئے ہیں۔ اسلام آباد میڈیوم پوز پر دیکھتے اور ایک لوسن سمٹ اس اعتماد کی علامت ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ فریقین اس اعتماد کو فروغ دینے کیلئے سنجیدہ اقدامات جاری رکھیں گے۔ امریکی نائب صدر بے ڈی وینس کے الفاظ جن کا اوپر حوالہ دیا ایران کی جانب امریکہ کی طرف سے زینوں کی شاخ معلوم ہوتے ہیں۔ بادی انٹرن میں یہ امن اور تاشقند کی خواہش کا اظہار ہے۔ ایسے جذبات کی قدر کی جانی چاہیے اور اس موقع کو گنہگار قیادت کے لیے ایک نیا دور کا آغاز دیکھنا چاہیے۔

تعمیرات نہیں۔ جنگ بھی وہیں تک جائز ہے جہاں تک کہ یہ امن کے قیام کی ضمانت بن جائے۔ اس سے آگے یہ جارحیت قرار پاتی ہے جس کا انجام بھی اچھا نہیں ہوا۔ ماضی میں نازی جرمنی اور حال میں اسرائیل کی مثال جارحیت کے نتائج کو دیکھنے کو کافی ہونی چاہیے۔ وہ امریکہ جس نے اسرائیل کو مکمل چھوٹ دے رکھی تھی، اب اسرائیلی جارحیت سے اکتایا ہوا لگتا ہے۔ اگلے روز نائب صدر بے ڈی وینس نے جن الفاظ میں اسرائیلی حکومت کی خبر یہ اسرائیل کی جانب امریکہ کی ذہنوں میں آئے والی معنی خیز تبدیلی کو واضح کرتی۔ ان تبدیلیوں کو دیکھتے اور ان کے ساتھ خوشگوار ماحول کو اپنی توجہ اور امریکہ میں سفارتی فاصلے کم ہو سکتے ہیں۔ مذاکرات کے اس عمل نے دونوں ملکوں کیلئے ایسا راہ عمل پیدا کر دی ہے جو ایران امریکہ تعلقات میں تبدیلی کا پیش خیر ثابت ہو سکتی ہے۔ اس صورتحال میں اسرائیل کی جانب سے امن عمل کو سبوتاژ کرنے کے اندیشے بھی رد نہیں کئے جاسکتے۔ مگر یہ سمجھ کر چلنا ہوگا کہ امریکہ ایران امن مذاکرات کو اپنی سہولت سے اتارنا کسی کے حق میں نہیں سوائے اسرائیل کے۔ دونوں فریقوں کو اس اندیشے کا درست تجربہ کرنا چاہیے تاکہ اس عمل اپنے اہداف کی جانب بڑھتا رہے اور مشرق وسطیٰ اور دنیا اس خوشگوار ماحول کی تبدیلی سے بہنکار ہو۔ اسلام آباد میڈیوم پوز میں فریقین نے سستی معاہدے پر بات چیت کے لیے 60 روز کی مدت مقرر کی ہے مگر یہ قابل توجہ ہے تاہم فریقین اتحاد کے ساتھ چلیں اور کوئی انہونی نہ ہو تو یہ معاہدہ اس مدت سے پہلے بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ وزیر اعظم شہباز شریف نے آمیزہ ظاہر کیا ہے کہ جب واپس جائیں تو ہمارے پاس دنیا میں امن لانے والے معاہدے کی دستاویز ہو۔ یہ دنیا میں ایسے کیلئے کوشش کرنے والوں کے جذبات ہیں

### سندھ بجٹ 2026-27 کے چند اہم نکات

تعمیراتی اخراجات سمرو سندھ حکومت نے مالی سال 2026-27 کا اپنا سالانہ بجٹ ایک ایک وقت میں پیش کیا ہے جب ملک کو مجموعی معاشی دباؤ، آئی ایم ایف کی شرائط، ہنگامی، محدود وسائل اور ترقیاتی ضروریات کا سامنا ہے۔ اگرچہ ہر سال کا بجٹ امیدوں اور توقعات پر مبنی ہوتا ہے لیکن سندھ کے پیش کردہ بجٹ کے بعض محکموں اور اسی اداروں کے اعداد و شمار کا جائزہ لینے کے بعد پچھلے اور اہم باتیں سامنے آتی ہیں۔

تعمیراتی شعبے کے بجٹ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس سال سندھ حکومت نے بجلی جماعت سے میٹرک تک کے طلبہ کو مفت کتا فرم کر کے دیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ہیڈ کوارٹر کے لیے 20.1 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ کراچی اور سندھ یونیورسٹی کے 11 نئے عمارتیں، مراکز اور اداروں کے لیے الگ الگ فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔ بیرون ممالک خصوصاً انگلینڈ کی آسٹریڈ یونیورسٹی میں سندھ کے طلبہ کے لیے 500 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ صحت کے شعبے میں سال 2026-27 کے بجٹ میں ٹیفر، دل، گردے اور بچوں کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ 250 ملین روپے، این ایف او چائلڈ لائف فونڈ پر 29 فیصد

کے لیے مجموعی طور پر 44 ارب 46 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ دینی مدارس کے لیے 76.2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ محکمہ تعلیم کے ریفرنڈم پیپرٹ پوزٹ کے لیے 5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 9 سے 12 ویں جماعت یعنی سینڈری اور ہائر سینڈری تک کے طلبہ کے داخلہ اور سالانہ امتحانات کے لیے 80.6 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندھ میں پرائمری سے انٹرمیڈیٹ تک تعلیم مکمل طور پر مفت ہے جو کہ تعلیم کی بہتری اور علاقہ کے لیے ایک بڑا قدم ہے۔ اس کے علاوہ صوبے میں قائم 13 کٹیڈ کالجز کے لیے 30.1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں اور صوبے میں 4 کٹیڈ کالجز کے لیے 20.1 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ کراچی اور سندھ یونیورسٹی کے 11 نئے عمارتیں، مراکز اور اداروں کے لیے الگ الگ فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔ بیرون ممالک خصوصاً انگلینڈ کی آسٹریڈ یونیورسٹی میں سندھ کے طلبہ کے لیے 500 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ صحت کے شعبے میں سال 2026-27 کے بجٹ میں ٹیفر، دل، گردے اور بچوں کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ 250 ملین روپے، این ایف او چائلڈ لائف فونڈ پر 29 فیصد

### پاکستان کے بجٹ میں فوائد کی غیر مساویانہ تقسیم

وفاقی بجٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد اس پر اظہار رائے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور ہر کوئی اپنے نقطہ نگاہ کے مطابق اس پر رائے زنی کر رہا ہے جو کہ ایک جمہوری عمل ہے اور ضروری بھی ہے۔ لیکن ویزن کی اسکرین اور بجٹ کے بعد ہونے والے سیمیناروں میں کاروباری رہنما اور پالیسی ساز سزا ملتا ہے جو کہ بجٹ پر اپنی رائے دینے کے لیے اور اپنی پسندیدگی کا بھی مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جیپیز آف کامرس میں اہلیان کی ایک ناقابل تردید فیصلہ پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ اس انٹرنیشنل یونیورسٹی کے باہر نکل کر ذرا کراچی کی سڑکوں پر قدم رکھیں تو وہاں آپ کو سرکاری حکمت عملی پر مبنی خوشبو کے بجائے زندگی کو تھکا دینے والی باقی چھوڑنا نظر آئے گی۔ حکومت کے تازہ مالیاتی اقدامات تصادفی ایک درمیانی مثال ہیں۔ یہ ایک ایسا معاشی نتیجہ

ہوگا جو کاروباری اشرافیہ کو حقیقی مواقع فراہم کرتا ہے، تو متوسط طبقے کے پیشرو افراد کو ایک معمولی تقریباً فیئٹیاں تک حد تک سانس لینے کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ لیکن غلطی کے محنت طبقے کے ان افراد کو حقیقی نظر انداز کر دیتا ہے جو پہلے ہی سرکاری پالیسیوں اور معاشی منصوبوں کی مدد میں آتے ہی نہیں اگرچہ پالیسی کے طور پر یہ تمام سرکاری تنگ دودھ صرف اور اپنی پسندیدگی کا بھی مظاہرہ کر رہے ہیں۔ فلاح دہیوں کے لئے ہے۔ کاروباری طبقے، خاص طور پر برآمدی شعبے کے لیے یہ بجٹ ناقابل تردید حد تک خوش آئند ہے۔ کارپوریٹ ٹیکس کا خاتمہ ایک دیرینہ پالیسی نقص کو دور کرنے کی جانب ایک بہتر اور ضروری اقدام ہے۔ ایک ایسے طبقے میں جہاں پاکستان کو بڑی ممالک کے معیشتوں کے جارحانہ کارپوریٹ ٹیکس ڈھانچے سے مقابلہ کرنا ہے، وہاں بڑی

### قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگ زیب نے قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کیلئے ہونے والے کوالی سال 2026-27 کا بجٹ گزشتہ روز اسلام آباد میں صحت کی ترقی کو پائیدار بنیاد فراہم کرنے کا۔ بجٹ کے حوالے سے ہر باتیں خوش آئند ہیں اور وفاقی کاروباری طبقے بھی بجٹ پر عمومی اہلیان کا اظہار کرتے ہیں مگر معاشی استحکام اور پائیدار ترقی کیلئے مزید بہت بچھڑنے کی ضرورت ہے۔ معاشی استحکام کیلئے ملکی برآمدات میں اضافہ ایک ناگزیر عمل ہے تاہم ملک مزید کے وسائل اور صلاحیتوں کے مقابلے میں ہماری برآمدات ناقص ہیں کہیں اور ان میں تنوع نہایت مست ہے۔ پچھلے پانچ برس کا جائزہ لیا جائے تو برآمدات سالانہ تخم 31 ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے جبکہ رواں مالی سال کے پہلے گیارہ ماہ کے دوران برآمدات گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً ساڑھے پانچ فیصد کم ہیں۔ گزشتہ مالی سال کے پہلے گیارہ ماہ میں 56329 ارب ڈالر کی برآمدات ہوئیں جبکہ رواں سال کے اس عرصہ میں 90427 ارب ڈالر کی برآمدات کا مجموعی تیز مل معیشت کے حوالے سے توشیہ کا منظر کشی کرتا ہے۔ ضروری ہے کہ اس حوالے سے درجش رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ یہ برآمدات زیادہ تر برآمدات ہیں۔ عالمی سطح پر زیادہ تر برآمدات نہیں داخلی ہیں۔ عالمی سطح پر زیادہ تر برآمدات نہیں داخلی ہیں۔ عالمی سطح پر زیادہ تر برآمدات نہیں داخلی ہیں۔

### قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگ زیب نے قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کیلئے ہونے والے کوالی سال 2026-27 کا بجٹ گزشتہ روز اسلام آباد میں صحت کی ترقی کو پائیدار بنیاد فراہم کرنے کا۔ بجٹ کے حوالے سے ہر باتیں خوش آئند ہیں اور وفاقی کاروباری طبقے بھی بجٹ پر عمومی اہلیان کا اظہار کرتے ہیں مگر معاشی استحکام اور پائیدار ترقی کیلئے مزید بہت بچھڑنے کی ضرورت ہے۔ معاشی استحکام کیلئے ملکی برآمدات میں اضافہ ایک ناگزیر عمل ہے تاہم ملک مزید کے وسائل اور صلاحیتوں کے مقابلے میں ہماری برآمدات ناقص ہیں کہیں اور ان میں تنوع نہایت مست ہے۔ پچھلے پانچ برس کا جائزہ لیا جائے تو برآمدات سالانہ تخم 31 ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے جبکہ رواں مالی سال کے پہلے گیارہ ماہ کے دوران برآمدات گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً ساڑھے پانچ فیصد کم ہیں۔ گزشتہ مالی سال کے پہلے گیارہ ماہ میں 56329 ارب ڈالر کی برآمدات ہوئیں جبکہ رواں سال کے اس عرصہ میں 90427 ارب ڈالر کی برآمدات کا مجموعی تیز مل معیشت کے حوالے سے توشیہ کا منظر کشی کرتا ہے۔ ضروری ہے کہ اس حوالے سے درجش رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ یہ برآمدات زیادہ تر برآمدات ہیں۔ عالمی سطح پر زیادہ تر برآمدات نہیں داخلی ہیں۔ عالمی سطح پر زیادہ تر برآمدات نہیں داخلی ہیں۔

### ایک عظیم منصوبے کا احیاء

سلسلہ معاشی کی جو تاریخ میں بڑھتی چلی جاتی ہے اس میں جنگ و جدل توقعات کو نمایاں کیا جاتا ہے یا پھر ان کی افواج کے مظاہر اور خلفاء کی زندگی گزارنے کی سازشوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان کے لوگوں کی زندگیوں کو برباد بنانے والے اقدامات سے صرف نظر کیا جاتا ہے ایسا ہی ایک کارنامہ آج کا ہیرا منسوخ ہے اور اس موضوع پر قلم اٹانے والے اٹھانے پڑا ہے ان کے اس عظیم منصوبے کا ایک سو سو سال بعد دوبارہ احیاء کیا جا رہا ہے اور وہ منصوبہ جو تازہ ریلوے سلطان عبدالحمید دوم نے سن 1900ء میں ایک ایسے تاریخی منصوبے کی بنیاد رکھی جس کا مقصد اسلامی اتحاد کو فروغ دینا تھا۔ اس طرح کے منصوبوں کے ساتھ ساتھ سلسلہ کے انتظامی کنٹرول کو مضبوط بنانے کا مقصد تھا۔ 1908ء تک یہ ریلوے لائن دمشق سے مدینہ منورہ تک مکمل کر لی گئی تھی۔ اس منصوبے نے افواج اور

### ایران امریکہ عبوری معاہدہ: امن کی پہلی کرن یا نئے طوفان؟

مشرق وسطیٰ میں طاقت کے توازن کا نیا حساب کتاب جنم لے سکتا ہے۔ نتیجی ممالک، پانچوں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات، اس صورتحال کا بخور چاڑھ لے رہے ہیں۔ امریکہ اور ایران کے درمیان اس چٹھی رفت نے ان ممالک کو اپنی سلامتی کی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یورپی اور ایشیائی طاقتوں کے ساتھ دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے سے اتفاق نہیں دیں۔ امریکہ اور ایران کے درمیان اس چٹھی رفت نے ان ممالک کو اپنی سلامتی کی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یورپی اور ایشیائی طاقتوں کے ساتھ دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے سے اتفاق نہیں دیں۔ امریکہ اور ایران کے درمیان اس چٹھی رفت نے ان ممالک کو اپنی سلامتی کی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یورپی اور ایشیائی طاقتوں کے ساتھ دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے سے اتفاق نہیں دیں۔

### عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ

عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ  
عشق گر ہے تو جلا ہے مرے اندر کے چراغ

### دیار غیر میں دھڑکتا پنجاب، شکا گو کی شام، سخنوروں کے نام

امریکہ کی سرزمین پر پنجابی زبان و ادب کی تازہ ترین آفرینش کے لیے جو چند ادارے اپنی پوری توانائی کے ساتھ مصروف عمل ہیں، ان میں "سخنور پنجاب" کا نام کی تعارف کا بیان نہیں۔ یہ ادارہ "سخنور گو" کی ایک ڈی جی شام ہے جس نے پریس میں سچے پنجابی چھپ جڑوں سے دوڑ کر دینی ہیں، اگر دیان مجھ کو زندہ رکھے گا بیڑہ اٹھالیا ہے۔ اس یادگار کا شاسن اہل بینیں تو تھری ہاں کی بولی کا اور تاریخی شام کی روح رواں، اس کے اصل معمار اور شکا گو کی ممتاز ادبی شخصیت جاہد شید ایسا ہی عمر انگیز منظر نامہ گزشتہ دنوں امریکہ کے شیکاگو میں دیکھنے کو ملا، جہاں پنجاب کی سچی تہذیب، محبت کی پنجابی زبان اور مختلف رنگ اٹھنے سے ہے۔ یہ ادبی نشست دیار غیر میں لگنے والے ہے۔ اس معاہدے کے دلوں کی سخنوں کی نئی نئی، "سخنور پنجاب" نے شکا گو کی ایک شام کو سب دیا تھا۔ تصور کیے کہ ایک ایسا ایوان جہاں مشرق اور مغرب کے پنجابی اٹھنے ہو کر گھل رہے ہوں، جہاں امریکہ کی ہلا، یورپی فضا کا ایک ساتھ محسوس کیا جا رہا ہے، جہاں پنجابی شاعری کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہو، وہ کیا شاندار تقریر ہوگی۔ کیڈا، بھارت، پاکستان اور امریکہ کی مختلف ریاستوں سے علم و ادب کے آفتاب اور مہتاب ایک چمکتے تلخ تھے۔ یوں لگے جیسے شکا گو کی ہواؤں میں وارث شاہ کی ہیر، پیٹے شاہ کی کافی بھونکار کے گیت اور بابا فرید کے شلوک کی مٹھاس گل ملی ہو۔ یہ مشاعرہ اس زمان کا عجیب تھا کہ کئی کی محبت اور مادی زبان کا شہ جعفر افغانی لیکر دے سکیں زیادہ طاقتور اور پائیدار ہوتا ہے۔

### ایران امریکہ عبوری معاہدہ: امن کی پہلی کرن یا نئے طوفان؟

مشرق وسطیٰ میں طاقت کے توازن کا نیا حساب کتاب جنم لے سکتا ہے۔ نتیجی ممالک، پانچوں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات، اس صورتحال کا بخور چاڑھ لے رہے ہیں۔ امریکہ اور ایران کے درمیان اس چٹھی رفت نے ان ممالک کو اپنی سلامتی کی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یورپی اور ایشیائی طاقتوں کے ساتھ دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے سے اتفاق نہیں دیں۔ امریکہ اور ایران کے درمیان اس چٹھی رفت نے ان ممالک کو اپنی سلامتی کی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یورپی اور ایشیائی طاقتوں کے ساتھ دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے سے اتفاق نہیں دیں۔

### دیار غیر میں دھڑکتا پنجاب، شکا گو کی شام، سخنوروں کے نام

امریکہ کی سرزمین پر پنجابی زبان و ادب کی تازہ ترین آفرینش کے لیے جو چند ادارے اپنی پوری توانائی کے ساتھ مصروف عمل ہیں، ان میں "سخنور پنجاب" کا نام کی تعارف کا بیان نہیں۔ یہ ادارہ "سخنور گو" کی ایک ڈی جی شام ہے جس نے پریس میں سچے پنجابی چھپ جڑوں سے دوڑ کر دینی ہیں، اگر دیان مجھ کو زندہ رکھے گا بیڑہ اٹھالیا ہے۔ اس یادگار کا شاسن اہل بینیں تو تھری ہاں کی بولی کا اور تاریخی شام کی روح رواں، اس کے اصل معمار اور شکا گو کی ممتاز ادبی شخصیت جاہد شید ایسا ہی عمر انگیز منظر نامہ گزشتہ دنوں امریکہ کے شیکاگو میں دیکھنے کو ملا، جہاں پنجاب کی سچی تہذیب، محبت کی پنجابی زبان اور مختلف رنگ اٹھنے سے ہے۔ یہ ادبی نشست دیار غیر میں لگنے والے ہے۔ اس معاہدے کے دلوں کی سخنوں کی نئی نئی، "سخنور پنجاب" نے شکا گو کی ایک شام کو سب دیا تھا۔ تصور کیے کہ ایک ایسا ایوان جہاں مشرق اور مغرب کے پنجابی اٹھنے ہو کر گھل رہے ہوں، جہاں امریکہ کی ہلا، یورپی فضا کا ایک ساتھ محسوس کیا جا رہا ہے، جہاں پنجابی شاعری کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہو، وہ کیا شاندار تقریر ہوگی۔ کیڈا، بھارت، پاکستان اور امریکہ کی مختلف ریاستوں سے علم و ادب کے آفتاب اور مہتاب ایک چمکتے تلخ تھے۔ یوں لگے جیسے شکا گو کی ہواؤں میں وارث شاہ کی ہیر، پیٹے شاہ کی کافی بھونکار کے گیت اور بابا فرید کے شلوک کی مٹھاس گل ملی ہو۔ یہ مشاعرہ اس زمان کا عجیب تھا کہ کئی کی محبت اور مادی زبان کا شہ جعفر افغانی لیکر دے سکیں زیادہ طاقتور اور پائیدار ہوتا ہے۔

### ایران امریکہ عبوری معاہدہ: امن کی پہلی کرن یا نئے طوفان؟

مشرق وسطیٰ میں طاقت کے توازن کا نیا حساب کتاب جنم لے سکتا ہے۔ نتیجی ممالک، پانچوں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات، اس صورتحال کا بخور چاڑھ لے رہے ہیں۔ امریکہ اور ایران کے درمیان اس چٹھی رفت نے ان ممالک کو اپنی سلامتی کی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یورپی اور ایشیائی طاقتوں کے ساتھ دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے سے اتفاق نہیں دیں۔ امریکہ اور ایران کے درمیان اس چٹھی رفت نے ان ممالک کو اپنی سلامتی کی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یورپی اور ایشیائی طاقتوں کے ساتھ دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے سے اتفاق نہیں دیں۔

### دیار غیر میں دھڑکتا پنجاب، شکا گو کی شام، سخنوروں کے نام

امریکہ کی سرزمین پر پنجابی زبان و ادب کی تازہ ترین آفرینش کے لیے جو چند ادارے اپنی پوری توانائی کے ساتھ مصروف عمل ہیں، ان میں "سخنور پنجاب" کا نام کی تعارف کا بیان نہیں۔ یہ ادارہ "سخنور گو" کی ایک ڈی جی شام ہے جس نے پریس میں سچے پنجابی چھپ جڑوں سے دوڑ کر دینی ہیں، اگر دیان مجھ کو زندہ رکھے گا بیڑہ اٹھالیا ہے۔ اس یادگار کا شاسن اہل بینیں تو تھری ہاں کی بولی کا اور تاریخی شام کی روح رواں، اس کے اصل معمار اور شکا گو کی ممتاز ادبی شخصیت جاہد شید ایسا ہی عمر انگیز منظر نامہ گزشتہ دنوں امریکہ کے شیکاگو میں دیکھنے کو ملا، جہاں پنجاب کی سچی تہذیب، محبت کی پنجابی زبان اور مختلف رنگ اٹھنے سے ہے۔ یہ ادبی نشست دیار غیر میں لگنے والے ہے۔ اس معاہدے کے دلوں کی سخنوں کی نئی نئی، "سخنور پنجاب" نے شکا گو کی ایک شام کو سب دیا تھا۔ تصور کیے کہ ایک ایسا ایوان جہاں مشرق اور مغرب کے پنجابی اٹھنے ہو کر گھل رہے ہوں، جہاں امریکہ کی ہلا، یورپی فضا کا ایک ساتھ محسوس کیا جا رہا ہے، جہاں پنجابی شاعری کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہو، وہ کیا شاندار تقریر ہوگی۔ کیڈا، بھارت، پاکستان اور امریکہ کی مختلف ریاستوں سے علم و ادب کے آفتاب اور مہتاب ایک چمکتے تلخ تھے۔ یوں لگے جیسے شکا گو کی ہواؤں میں وارث شاہ کی ہیر، پیٹے شاہ کی کافی بھونکار کے گیت اور بابا فرید کے شلوک کی مٹھاس گل ملی ہو۔ یہ مشاعرہ اس زمان کا عجیب تھا کہ کئی کی محبت اور مادی زبان کا شہ جعفر افغانی لیکر دے سکیں زیادہ طاقتور اور پائیدار ہوتا ہے۔







